حقوق کی خرید و فروخت اور ان کی عصری تطبیقات

The Buying and Selling of Rights and Their Contemporary Applications

Ubaid ur Rahman
Ph.D. Research Scholar, Department of Usooluddin, University of Karachi:
uraufi235@gmail.com

Dr. Mohammad Ishaq Alam
Assistant Professor, Department of Usooluddin, University of Karachi:
ishaqalam@uok.edu.pk

Abstract:
Through history, the idea of selling rights in Islamic jurisprudence has been an intricate matter based essentially on the Shariah principles. In the past, transfer of some rights for example usufruct rights or intellectual property has involved strict observance to the laws within Islam that guarantee fairness and prevent exploitation. While these concepts have also progressed in order to tackle concerns like digital assets from commercial transactions and even intellectual properties among others, it is important that they are compatible with Islamic ethics. The application of these principles today is crucial, particularly in the globalized economy, where the intersection of traditional Islamic values and modern commerce must be navigated with care. The present paper will outline various modern applications including digital rights sellings, franchising and intellectual property rights within the purview of Islamic law. By understanding and adapting these principles to contemporary contexts not only helps protect Islamic law's integrity but provides ethical frameworks for current economic practices as well.

Keywords: *Moderns Applications of Rights, Islamic Jurispendance, Islamic Ethics In Righ*

فقہاء نے مالی معاملات کی درستگی کے لئے مال کی شرط رکھی ہے۔ خرید و فروخت کے معاملے میں اگر کسی ایک جانب مال نہ ہو تو ایسا مالی معاملہ صحیح نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ متاخرین فقہاء کرامؒ نے بہت سے حقوق کی خرید و

فروخت کو بھی جائز قرار دیا ہے۔ اب چونکہ زندگی کے تمام شعبۂ جات میں بڑی تیزی سے ترقی واقع ہوئی ہے جس کی وجہ سے مالی معاملات اور حقوق کی نت نئی شکلیں وجود میں آئی ہیں۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ جس طرح متأخرین فقہاء کرامؒ نے اپنے زمانے کے لحاظ سے حقوق کی خرید و فروخت کی مختلف شکلوں کے فقہی احکام ذکر کئے، اسی طرح عصر حاضر کے اہلِ علم کی ذمہ داری ہے کہ وہ بھی حقوق کی خرید و فروخت کی جدید شکلوں کا فقہی حکم بیان کریں۔ عصر حاضر کے مروجہ حقوق میں کونسے ایسے حقوق ہیں جن کی خرید و فروخت درست ہے اور کونسے ایسے حقوق ہیں، جن خرید و فروخت ممنوع ہے؟ اس ریسرچ پیپر میں ایسے ہی چند حقوق ذکر کئے جائیں گے جو کہ اس وقت رائج ہیں اور متأخرین فقہاءؒ کی کتب ان کے تذکرے سے خالی ہیں۔

حقوق کی اقسام

مبیع کا مال ہونا ضروری ہے۔ پھر حنفیہ کے ہاں تو مال کا اطلاق صرف اعیان اور اشیاء پر ہی ہوتا ہے البتہ شافعیہ اور حنابلہ کے ہاں اعیان کے ساتھ دائمی منافع کو بھی مال قرار دیا گیا ہے۔ حقوق اگرچہ اعیان میں داخل نہیں ہیں تاہم حنفیہ کے ہاں بھی بعض حقوق کی بیع جائز قرار دی گئی ہے۔ کن حقوق کی بیع جائز ہے اور کن کی نہیں؟ اس کی کچھ تفصیل ہے۔

حقوق کی دو قسمیں ہیں:

شرعی اور عرفی

شرعی حقوق

یہ وہ حقوق ہیں جو شریعت نے انسان کو دیئے ہیں۔ جیسے حق شفعہ، حق ولاء (آزاد شدہ غلام کی میراث آزاد کرنے والے کے لئے)، حق وراثت، حق نسب، حق قصاص، بیوی سے حق ملاپ، حق طلاق، بچے کی پرورش کا حق، ولی کا حق، بیوی کی باری کا حق۔

پھر شرعی حقوق کی دو قسمیں ہیں:

ضروری حقوق

جو صرف ضرر کو دور کرنے کے لئے انسان کو دیئے گئے ہیں۔ ذاتی طور پر وہ ثابت شدہ نہ ہوں۔ جیسے: حق شفعہ، بیوی کی باری، بچے کی پرورش کا حق، یتیم کی نگہبانی کا حق، طلاق کا اختیار حاصل کرنے والی عورت کا حق۔ ایسے حقوق کا حکم یہ ہے کہ ان کا عوض لینا کسی بھی صورت میں صحیح نہیں ہے۔ ایسے حقوق نہ بیچے جاسکتے ہیں، نہ بطور صلح ان کا عوض لینا صحیح ہے اور نہ ہی مال لے کر ان حقوق سے دستبردار ہوا جاسکتا ہے۔

1- اصلی حقوق

جو ذاتی طور پر ثابت ہوں۔ صرف ضرر دور کرنے کے لئے ان کا ثبوت نہ ہو۔ جیسے حق قصاص، بیوی سے ملاپ کا حق اور حق وراثت۔ ایسے حقوق کو بیچنا جائز نہیں ہے۔ یہ حقوق شریعت نے ایک مخصوص آدمی کے لئے ایک مخصوص صفت کے ساتھ ثابت کئے ہیں۔ لہذا یہ حقوق اسی کے ساتھ ہی مخصوص ہوں گے۔ دوسرے کی طرف یہ حقوق منتقل نہیں ہوسکتے۔ البتہ بطور صلح ایسے حقوق کا عوض لینا یا مال کے بدلے ان حقوق سے دستبرداری صحیح ہے۔ جیسے قصاص کے بجائے اولیاء مقتول دیت لے لیں، بیوی مہر واپس کر کے خلع لے لے یا مال دے کر طلاق لے لے۔ لیکن یاد رہے کہ اس طرح کی صلح کے لئے اس حق کا فی الحال ثابت ہونا بھی ضروری ہے۔ لہذا مورث کی زندگی میں ہی حق میراث کا بطور صلح عوض لینا صحیح نہیں ہوگا۔

2- عرفی حقوق

یہ وہ حقوق ہیں جو عرف کی وجہ سے ثابت ہوتے ہیں۔ شریعت نے انہیں عرف کا لحاظ کر کے برقرار رکھا ہے۔ جیسے راستے پر سے گزرنے کا حق، کھیتوں کی سیرابی کے لئے پانی کی باری اور زرعی زمین میں پانی گزارنے کا حق۔

3- عرفی حقوق کی اقسام

پھر عرفی حقوق کی چند اقسام ہیں۔

پہلی قسم وہ حقوق و منافع ہیں جن کا تعلق مادی اشیاء سے ہو۔ جیسے رہائش وہ منفعت اور حق ہے جس کا تعلق ایک مادی چیز گھر سے ہے۔ ایک مقررہ مدت کے لئے اگر یہ منفعت اور حق کسی کو دیا جائے تو اس کا عوض بطور اجارہ کے لینا صحیح ہے۔ اور اگر مالک ہمیشہ کے لئے کسی کو عوض لے کر رہائش کا حق دے دے تو یہ بیع ہے جو کہ ائمہ ثلاثہ کے ہاں جائز ہے۔ ان حضرات کے ہاں منافع کو دائمی طور پر بیچنا بھی بیع کی تعریف میں داخل ہے۔ حنفیہ کے ہاں اگرچہ منافع مال کی تعریف میں نہیں آتے اس لئے ان کی بیع صحیح نہیں تاہم بعض حقوق جیسے کسی کی زمین میں سے گزرنے کا حق، کی بیع کو حنفیہ بھی جائز قرار دیتے ہیں۔ اس مسئلے میں ائمہ ثلاثہ کے قول کو لینا بہتر ہے۔ عرف کی وجہ سے زمین کی سیر ابی کے لئے پانی کی باری کی خرید و فروخت بھی صحیح ہے۔ عمارت کے بالائی خالی حصے کی خرید و فروخت جسے "حق تعلی" (فضا کی فروختگی کا حق) کہتے ہیں، کی خرید و فروخت کو احناف نے صحیح قرار نہیں دیا تاہم عرف کی وجہ سے اب اس کی بھی خرید و فروخت صحیح ہے۔

عرفی حقوق کی دوسری قسم: حق سبقت: یعنی مباح چیز کو جو سب سے پہلے پائے گا وہ اسی کی ہو گی۔ جیسے بنجر زمین کو جو سب سے پہلے آباد کرے گا وہ اسی کی ہو گی۔ مسجد میں پہلے آکر جو جس جگہ بیٹھے گا اس جگہ میں بیٹھنے کا حق اسی کا ہو گا۔ اس قسم کے حقوق کی خرید و فروخت جائز نہیں۔

عرفی حقوق کی تیسری قسم: عقد کرنے یا اسے باقی رکھنے کا حق

ایسے حقوق کی بیع تو صحیح نہیں ہے تاہم بہت سے حنفی، شافعی اور حنبلی فقہاء کے ہاں ان حقوق سے عوض کے بدلے دستبرداری صحیح ہے۔ بیع اور عوض لے کر دستبرداری میں فرق یہ ہے کہ بیع سے بائع کی ملکیت مشتری کی طرف منتقل ہو جاتی ہے جبکہ اس حق سے دستبرداری کی صورت میں ملکیت کا انتقال نہیں ہوتا۔ بس دستبردار ہونے والا شخص اپنا حق چھوڑ دیتا ہے اور جس کے حق میں دستبرداری ہوئی ہے اسے مزاحمت سے چھٹکارا مل جاتا ہے۔[1]

ایسے حقوق کی آج کل بہت سی عصری تطبیقات ہیں۔ جن میں سے چند اہم درج ذیل ہیں۔

---

[1] عثمانی، مفتی محمد تقی، بحوث فی قضایا فقہیة معاصرة، بیع الحقوق المجردہ، دارالقلم، دمشق، ط: 2003ء، ص: 85-70

حقوق کے لین دین کی عصری تطبیقات

دکان و مکان کا پگڑی پہ لین دین

اکثر ممالک میں آج کل ہوتا یہ ہے کہ مالک جب اپنی زمین یا گھر کو کرائے پر دیتا ہے تو وہ ایک مقررہ رقم لے کر کرائے دار کو ہمیشہ کے لئے کرائے داری کا حق دے دیتا ہے۔ پھر وہ ماہانہ یا سالانہ کرائے دار سے ایک طے شدہ معمولی سی رقم بھی لیتا رہتا ہے۔ اس عقد کے بعد کرائے دار گھر میں رہائش کے حق کا مالک ہوتا ہے۔ اس کے بعد مالک اگر اپنے مکان کو واپس لینا چاہے تو اس وقت کی طے کردہ رقم کرائے دار کو ادا کر کے وہ اپنا مکان واپس لیتا ہے۔ اسی طرح اگر مالک اور اس کرائے دار کے علاوہ کوئی تیسرا شخص اس مکان کو کرائے پہ لینا چاہے تو اسے پہلے کرائے دار کو اس حق سے دستبرداری کا عوض دے کر یہ مکان کرائے پہ ملتا ہے۔ بہت سے ممالک میں اس تیسرے شخص کو پابند کیا جاتا ہے کہ وہ مالک کو بھی کچھ رقم دے تاکہ مالک اعتراف کرے کہ اب حق رہائش کی ملکیت پہلے کرائے دار کے بجائے تیسرے شخص یعنی نئے کرائے دار کی طرف منتقل ہو گئی ہے۔ اس لین دین کو عربی میں "حق خُلُوّ" اور ہمارے عرف میں پگڑی پہ لین دین کہتے ہیں۔ اس عقد میں چار مسائل ہیں۔

1. کیا مالک مکان کے لئے جائز ہے کہ وہ ہمیشہ کے لئے حق رہائش دے کر اس کے بدلے کرائے دار سے کچھ رقم لے۔ جبکہ وہ ماہانہ یا سالانہ کرایہ بھی وصول کرتا ہے؟
2. مالک اگر اپنا مکان واپس لینا چاہتا ہے تو کیا کرائے دار کو یہ حق ہے کہ وہ مالک سے کہے کہ پہلے مجھے کچھ رقم دو پھر میں مکان خالی کروں گا۔
3. کیا کرائے دار اپنے حق سے دستبرداری کے بدلے نئے کرائے دار سے عوض کا مطالبہ کر سکتا ہے؟
4. کیا مالک نئے کرائے دار سے اس بنیاد پر عوض کا مطالبہ کر سکتا ہے کہ میں اب حق رہائش کی ملکیت کا اعتراف تمہارے لئے کر رہا ہوں؟

پہلے مسئلے کا جواب نفی میں ہے۔ اس لئے کہ عقد اجارہ ہمیشہ کے لئے نہیں بلکہ ایک مقررہ وقت تک کے لئے ہوتا ہے۔ جب اجارہ ہمیشہ کے لئے ہوتا ہی نہیں تو کرائے دار کو ہمیشہ رہنے کا حق دے کر اس سے عوض لینا بھی صحیح نہیں ہو گا۔

دوسرے مسئلے کا جواب بھی نفی میں ہے۔ کرائے دار صرف اپنی دی ہوئی رقم ہی لے سکتا ہے۔ مکان خالی کرنے کا عوض لینا صحیح نہیں ہے۔

تیسرے مسئلے میں پرانا کرائے دار نئے کرائے دار سے عوض لینے کا مجاز نہیں ہے۔ البتہ اگر اجارے میں وقت متعین کیا گیا تھا اور پھر قبل از وقت یہ جگہ چھوڑ رہا ہے تو پھر اپنے حق رہائش سے دستبرداری کا عوض لینا صحیح ہے۔

چوتھے مسئلے کا جواب بھی نفی میں ہے۔ کسی کے لئے حق رہائش کے اعتراف کرنے کا عوض لینا صحیح نہیں ہے۔

اس عقد کی صحیح صورت یہ ہے:

1. مالک کرائے دار سے کچھ سالوں کے ایڈوانس کرائے کے طور پر پیشگی ایک معینہ رقم لے لے۔ اس کے ساتھ وہ اپنا ماہانہ یا سالانہ کرایہ بھی وصول کرتا رہے۔ پیشگی لی گئی رقم پر کرائے کے سارے احکام جاری ہوں گے۔ مقررہ مدت سے پہلے اجارہ اگر ختم ہو گیا تو مالک کو اجارے کی بقیہ مدت کا کرایہ واپس کرنا ہو گا۔

2. اجارہ جب ایک معینہ مدت تک ہو تو کرائے دار کا حق ہے کہ وہ مقررہ مدت تک اس پر قائم رہے۔ اب اگر کوئی دوسرا شخص چاہتا ہے کہ کرائے دار اس کے لئے اپنے حق سے دستبردار ہو جائے اور وہ چیز اسے کرائے پر مل جائے تو پہلا کرائے دار اپنے حق سے دستبرداری کا اس سے عوض مانگ سکتا ہے۔ یہ کرائے داری کے حق سے عوض کے بدلے دستبرداری ہو گی۔ جیسے حکومتی وظائف سے عوض کے بدلے دستبرداری جائز ہے، یہاں بھی عوض لینا صحیح ہو گا۔ لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ کرائے داری کا معاملہ ایک مقررہ مدت مثلاً دس سالوں کے لئے ہو اور کرائے دار مدت پوری ہونے سے پہلے اپنے حق سے دستبردار ہو رہا ہو۔

3. اجارہ جب ایک معینہ مدت تک ہو تو مالک کسی شرعی جواز کے بغیر اجارے کو فسخ کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ بلاوجہ اگر مالک اجارہ فسخ کرنے پر تُلا ہوا ہو تو کرائے دار اس سے عوض کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ یہ عوض اپنے حق سے دستبرداری کا بدلہ ہو گا۔ اس کے ساتھ کرائے دار اپنی پیشگی دی ہوئی رقم بھی واپس لے گا۔[2]

پگڑی پر لئے گئے مکان یا دکان کو خالی کرنے کا عوض کب لینا صحیح ہے اور کب نہیں؟ اس بارے میں ملاحظہ ہو ایوفی کی شرعی معیار کی یہ عبارت:

٨/٢ إذا تم الاتفاق بين المالك وبين المستأجر في أثناء مدة الإجارة على أن يدفع المالك إلى المستأجر مبلغا مقابل تخليه عن حقه الثابت بالعقد في ملك منفعة بقية المدة، فإن بدل الخلو هذا جائز شرعا، باعتباره تعويضا عن تنازل المستأجر برضاه عن حقه في المنفعة التي باعها للمالك. أما إذا انقضت مدة الإجارة ولم يتجدد العقد، صراحة أو ضمنا عن طريق التجديد التلقائي حسب الصيغة المفيدة له، فلا يحل بدل الخلو، والمالك أحق بملكه بعد انقضاء حق المستأجر.

٨/٣ إذا تم الاتفاق بين المستأجر الأول وبين المستأجر الجديد في أثناء مدة الإجارة على التنازل عن بقية مدة العقد لقاء مبلغ زائد عن الأجرة الدورية، فإن بدل الخلو هذا جائز شرعا، مع مراعاة مقتضى عقد الإجارة المبرم بين المالك والمستأجر الأول، ومراعاة ما تقضي به القوانين النافذة الموافقة للأحكام الشرعية..... أما إذا تم الاتفاق على التنازل بين المستأجر الأول وبين المستأجر الجديد بعد انقضاء المدة، فلا يحل بدل الخلو؛ لانقضاء حق المستأجر الأول في منفعة العين[3].

ترجمہ: اگر کرایہ داری کی مدت کے دوران مالک اور کرایہ دار کا اس بات پر اتفاق ہو جائے کہ

---

[2] عثمانی، مفتی محمد تقی، فقه البيوع، أحكام بيع الحقوق، مكتبة معارف القرآن، كراچی، ط: 2015ء، ص: 275-271

[3] أيوفی، المعايير الشرعية، هيئة المحاسبة والمراجعة للمؤسسات المالية الإسلامية، بحرين، 1437ھ

مالک کرایہ دار کو اس امر کے عوض رقم ادا کرے کہ کرایہ دار اجارے کی بقیہ مدت میں عقد کے ذریعے ثابت شدہ منفعت کی ملکیت کے حق سے دست بردار ہو جائے تو مالک کا یہ عوض ادا کرنا شرعا اس اعتبار سے جائز ہے کہ یہ رقم اس منفعت میں کرایہ دار کے حق سے اس کی رضا مندی کے ساتھ دستبرداری کا عوض ہے جو اس نے مالک کو فروخت کی ہے۔ تاہم اگر کرایہ داری کی مدت گذر چکی ہو اور صراحتہً یا خود بخود تجدید کا فائدہ دینے والے الفاظ کے ذریعے ضمناعقد کی تجدید نہ ہوئی ہو تو پگڑی پہ لینے والے کے لئے مکان یا دکان خالی کرنے کا مالک سے عوض لینا جائز نہیں ہے اور پگڑی پہ لینے والے کا حق ختم ہو جانے کے بعد مالک اپنی ملکیت کا زیادہ حقدار ہے۔

اگر پہلے کرائے دار اور نئے کرائے دار کے مابین کرایہ داری کی مدت کے دوران مقررہ اجرت سے زائد کسی رقم کے عوض عقد کی بقیہ مدت سے دستبرداری پر اتفاق ہو جائے تو پہلے کرائے دار کے لئے یہ زائد رقم لینا شرعا جائز ہے۔ ایسا کرنا مالک اور پہلے کرائے دار کے مابین طے شدہ عقد کے تقاضوں کی رعایت کے ساتھ اور شرعی احکام کے موافق نافذ العمل قوانین کے تقاضوں کی رعایت کے ساتھ جائز ہو گا۔

تاہم اگر پہلے کرائے دار اور نئے کرائے دار کے مابین اجارے کی مدت گزرنے کے بعد دستبرداری پر اتفاق ہوا ہو تو اس صورت میں پہلے کرائے دار کے لئے اس حق سے دستبرداری کا عوض لینا صحیح نہیں ہے، اس لئے کہ کرائے پر لی ہوئی چیز کی منفعت میں پہلے کرائے دار کا حق ختم ہو چکا ہے۔

نوٹ: پاکستان میں پگڑی کا لین دین غیر قانونی ہے۔ اس وقت عدالتوں میں پگڑی کے بہت سارے مقدمات زیر سماعت ہیں۔ یہ مقدمات سالہا سال چلتے ہیں اور ان میں کوئی فیصلہ نہیں ہو پاتا۔ یہ جھگڑے تب پیدا ہوتے ہیں جب مالک پگڑی پر بیٹھے ہوئے شخص کو مکان یا دکان خالی کرنے کو کہتا ہے۔ آگے سے پگڑی پر بیٹھے ہوئے شخص کی طرف سے مکان اور دکان کی مارکیٹ ویلیو کا مطالبہ ہوتا ہے۔ ایسے جھگڑوں میں پگڑی پر بیٹھا شخص پگڑی کی اجرت عدالت

میں جمع کراتا رہتا ہے۔ کراچی میں پگڑی کے کچھ جھگڑے ایک عرصے تک چلے پھر بالآخر بذریعہ صلح انہیں حل کیا گیا۔ کراچی میں پگڑی کا رواج اب کم ہوتا جارہا ہے، صرف پرانے علاقوں صدر اور گارڈن وغیرہ میں کچھ لوگ دکان و مکان کو پگڑی پہ لیے بیٹھے ہیں۔

ٹریڈمارک کی خرید و فروخت

ٹریڈمارک کیا ہے؟

بعض تاجر یا کمپنیاں اپنی مصنوعات کی عمدگی میں مشہور ہو جاتی ہیں۔ ان کا تجارتی نام مصنوعات کی عمدگی کی ضمانت بن جاتا ہے۔ چنانچہ صارفین چیزوں پہ وہ نام دیکھتے ہی اسے خریدنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ سوچ کر کے اس نام کی مصنوعات ان کی چاہت کے مطابق ہوں گی۔ یوں تجارتی نام اور تجارتی نشان خریداروں کی رغبت اور بے رغبتی کا سبب بن گیا اور تاجروں کی نظر میں وہ ایک قیمتی چیز ہو گیا۔ اب جس تجارتی نام یا نشان نے شہرت پائی تو اس نام یا نشان سے جو مصنوعات بھی مارکیٹ میں آئیں گی تو لوگ اس پہ لپکیں گے۔ پھر جب کچھ لوگوں نے اپنی مصنوعات کو پھیلانے کے لئے دوسروں کے مشہور تجارتی نام اور نشان استعمال کرنے شروع کر دیئے اور عام لوگ دھوکہ دہی کا شکار ہونے لگے تو حکومتی اداروں کی طرف سے تجارتی ناموں اور علامتوں کی رجسٹریشن ہونے لگی تاکہ کوئی شخص یا کمپنی دوسرے کا تجارتی نام یا نشان نہ استعمال کر سکے۔

رجسٹریشن کے بعد تاجروں کے ہاں تجارتی ناموں اور علامتوں کی قیمتیں مقرر ہو گئیں اور بھاری قیمتوں کے بدلے ان کی خرید و فروخت ہونے لگی۔ مقصد یہ تھا کہ کسی مشہور نام یا تجارتی علامت کو استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ گاہکوں کو اپنی مصنوعات کی طرف پھیرا جائے۔

ٹریڈمارک کی خرید و فروخت

ٹریڈمارک کی خرید و فروخت سے متعلق دو باتیں ہیں:

1. کیا ٹریڈمارک کو استعمال کرنے کی اجازت دینے کے بدلے عوض لینا صحیح ہے؟ حالانکہ یہ کوئی مادی چیز نہیں۔ صرف ایک حق ہے۔

2. کسی دوسرے کو ٹریڈ مارک کے استعمال کی اجازت دینے میں خریداروں کو دھوکہ دینا تو لازم نہیں آتا؟

پہلی بات کا جواب یہ ہے کہ ٹریڈ مارک اگرچہ اپنی ذات کے لحاظ سے صرف ایک حق ہی ہے اور وہ کسی مادی چیز سے متعلق بھی نہیں ہے مگر سرکاری رجسٹریشن، جو کہ محنت طلب بھی ہوتی ہے، اس میں اچھا خاصا خرچہ بھی ہوتا ہے اور رجسٹریشن کے بعد ٹریڈ مارک کو ایک قانونی حیثیت بھی حاصل ہو جاتی ہے، کے بعد اسے اس حق سے مشابہت حاصل ہو جاتی ہے جو کسی مادی چیز سے وابستہ ہو۔ رجسٹریشن کے بعد تاجروں کے عرف میں اسے ایک مادّی چیز کی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے۔ لہذا ٹریڈ مارک کو بیچنا جائز ہونا چاہئے۔

دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ ٹریڈ مارک بیچنے والی پارٹی اگر ٹریڈ مارک کی منتقلی کے ساتھ پیشہ ورانہ قابلیت بھی اگلی پارٹی کو فراہم کرے بایں طور کہ بعینہ اپنی ٹیکنالوجی کو خریدار پارٹی کو حوالے کر دیا جائے یا پھر عام اعلان کر دیا جائے کہ تجارتی نام اور تجارتی نشان اب فلاں پارٹی کو بیچ دیا گیا ہے تو اس میں کوئی دھوکہ دہی نہیں ہے بشرطیکہ خریدار پارٹی اس نام یا نشان کی مصنوعات کے معیار کو برقرار رکھنے کی پوری کوشش کرے۔[4]

حقوق امتیاز

فرنچائز کی خرید و فروخت

ٹریڈ مارک کی خرید و فروخت کی یہ ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ اس کی متعدد صورتیں ہیں۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ انتفاع کے کسی حق کا مالک اپنے حق کو یا تو مطلقا بیچتا ہے یا ایک مقررہ مدت تک یا پھر کسی مقررہ جگہ میں بیچتا ہے۔

اس کی ایک مشہور صورت تو یہ ہے کہ کسی کی مصنوعات اپنی صفات اور نام و نشان سے مشہور ہو گئیں۔ حقوق امتیاز اور فرنچائز کا خریدار ان مصنوعات کی شہرت سے فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس میں فرنچائز بیچنے والا خریدار کو اپنی ٹیکنالوجی فراہم کرتا ہے۔ کام کرنے والے کو ٹریننگ دیتا ہے۔ اپنی مارکیٹنگ کا طریقہ کار فراہم کرتا ہے۔ دکان کی آرائش کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ وقتاً فوقتاً مصنوعات بنانے کے طریقوں کی نگرانی کرتا ہے۔ ان سب سہولیات کے

[4] فقه البيوع، ص: 278-276

ساتھ وہ خریدار کو اپنا نام اور تجارتی نشان بھی استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ ان سہولیات کا بعض دفعہ تو صرف طے شدہ مالی عوض لیا جاتا ہے اور بعض دفعہ طے شدہ عوض کے ساتھ نئ فرنچائز کی آمدنی کا کچھ فیصد بھی وصول کیا جاتا ہے۔ مثلا میکڈونلڈ کی تیار کردہ کھانے کی چیزیں اپنے مخصوص اوصاف کی وجہ سے دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ اب میکڈونلڈ تو ہر ملک میں اپنی خدمات فراہم نہیں کر سکتا۔ پاکستان میں اگر اسے کام کرنا ہو گا تو وہ یہاں ایسی پارٹی کے ذریعے کام کرے گا جو اس سے فرنچائز خریدے۔ فرنچائز کی خریداری کے بعد یہ خریدار پاکستان میں بھی وہ ٹیکنالوجی استعمال کرے گا جو ٹیکنالوجی میکڈونلڈ امریکا میں استعمال کرتا ہے۔ میکڈونلڈ کا نام، اس کا تجارتی نشان، اس کا طریقہ کار، اس کی مارکیٹنگ کے انداز اور دکان کی تزئین و آرائش یہ سب چیزیں اس خریدار کو حاصل ہوں گی۔ اس سلسلے میں میکڈونلڈ اپنے خریدار کو تمام ضروری معلومات فراہم کرے گا۔ کام کرنے والوں کی ٹریننگ اور کھانوں کی تیاری کی نگرانی بھی میکڈونلڈ کے ذمے ہو گی۔ میکڈونلڈ کی فرنچائز کا خریدار کھانوں کی تیاری پہ خرچہ تو خود کرے گا تاہم وہ میکڈونلڈ کے مالک کے تجربے اور اس کی شہرت سے استفادہ کرے گا۔ یوں صارفین کو اطمینان ہوتا ہے کہ وہ پاکستان میں قائم فرنچائز سے جو لے رہے ہیں وہ سو فیصد ایسا ہی ہے جیسا کہ امریکا میں میکڈونلڈ سے ملتا ہے۔ فرنچائز کے خریدار کا فائدہ یہ ہے کہ صارفین کا اس کی طرف خوب رجوع ہو گا۔

کچھ تعلیمی ادارے جو معاشرے میں اپنی اچھی ساکھ بنا چکے ہیں اور لوگوں کا ان کی طرف رجحان زیادہ ہے، ایسے تعلیمی ادارے اپنی فرنچائز لاکھوں میں بیچتے ہیں۔ یہ تعلیمی ادارے اپنی فرنچائز سے ہر بچے کے داخلے پر بھی کچھ فیصد لیتے ہیں۔ یہ تعلیمی ادارے اپنی فرنچائز کو اپنا تعلیمی نصاب، داخلوں کا طریقۂ کار، فیسوں کی حد بندی، اساتذہ کے تقرر کا لائحہ عمل، امتحانی پرچوں کی فراہمی اور اساتذہ کی ٹریننگ سمیت دیگر سہولیات فراہم کرتے ہیں۔

فرنچائز شریعت کی روشنی میں

ٹریڈ مارک کی خریداری جب جائز تھی تو فرنچائز کی خریداری بدرجۂ اولیٰ جائز ہو گی۔ اس لئے کہ یہ صرف ایک حق ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ کچھ دیگر چیزیں اور بہت سی خدمات بھی شامل ہوتی ہیں۔ جیسا کہ پچھلی سطور میں ذکر ہوا۔ پھر اگر خریدار کو فرنچائز ہمیشہ کے لئے دے دی گئی ہے تو یہ بیع ہو گی۔ اور اگر ایک مقررہ مدت تک کے لئے فرنچائز کی

سپرد گی ہوئی ہے تو یہ عقد اجارہ ہو گا۔ اس پر اجارہ کے احکام لاگو ہوں گے۔ آج کل فرنچائز عام طور پر ایک مقررہ مدت تک کے لئے ہی دی جاتی ہے، ہمیشہ کے لئے نہیں دی جاتی۔[5]

ٹریڈ لائسنس کی خرید و فروخت

آج کل اکثر ممالک میں باہر سے سامان منگوانے یا باہر سامان بھیجنے کے لئے حکومتی اجازت ضروری ہوتی ہے۔ پھر جس کے پاس یہ حکومتی اجازت نامہ ہوتا ہے وہ بعض دفعہ اسے آگے کسی اور کو بیچتا ہے تاکہ اجازت نامے کے خریدار کو باہر سے سامان منگوانے یا باہر بھیجنے کی سہولت حاصل ہو جائے۔ یہ اجازت کوئی مادی چیز نہیں ہے۔ یہ ایک حق ہے ۔ ٹریڈ مارک کی طرح اس حق سے دستبرداری کا عوض لینا صحیح ہونا چاہئے۔ تاہم چونکہ اس کے حصول میں محنت، وقت اور مال صرف ہوتا ہے۔ اس کی ایک قانونی حیثیت بھی ہے۔ تاجروں کو اس کے ذریعے سے بہت سی سہولیات بھی ملتی ہیں، تاجروں کے عرف میں یہ ایک قیمتی چیز بھی بن چکی ہے۔ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خرید و فروخت کے سلسلے میں اس اجازت نامے کو ایک مادی چیز بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔

یاد رہے کہ اس اجازت نامے کی فروختگی تب ہی جائز ہو گی جبکہ حکومت کی طرف سے اسے دوسرے کی طرف منتقل کرنے کی اجازت ہو۔ اگر یہ اجازت نامہ کسی مخصوص آدمی یا کمپنی کے نام ہو اور قانونی طور پر اسے کسی دوسرے شخص یا کمپنی کی طرف منتقل کرنا ممنوع ہو تو جھوٹ اور دھوکہ دہی کی وجہ سے اس کی فروختگی ناجائز ہو گی۔ اس لئے کہ خریدار تو اسے بیچنے والے کے نام سے ہی استعمال کرے گا، نہ کہ اپنے نام سے۔

دوسرے کے ٹریڈ لائسنس کے استعمال کی ایک جائز صورت

دوسرے کے نام پر جاری شدہ ٹریڈ لائسنس کے استعمال کی ایک جائز صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ باہر سے سامان منگوانے یا بھیجنے کا خواہشمند اس شخص کو خرید و فروخت کا وکیل بنادے جس کے پاس باہر سے سامان منگوانے یا بھیجنے

---

[5] فقه البيوع، ص: 279

کا اجازت نامہ ہو۔ اس صورت میں اجازت نامے کو بیچنے کی ضرورت نہیں پڑے گی بلکہ اجازت نامے والا شخص وکیل بن جائے گا اور اس کے لئے باہر سے سامان منگوانے یا بھیجنے والے سے وکالت کی اجرت لینا جائز ہو گا۔[6]

ٹریڈ لائسنس سے متعلق ایوفی کے معیار میں ہے:

٣/٣/٣/٣ الرخصة التجارية هي حق تمنحه السلطة لبعض التجار للعمل بها في نشاطات محددة. ويجوز لصاحبها أن يتصرف بها بمال أو بدونه إلا إذا منع القانون ذلك صراحة[7].

ترجمہ: ٹریڈ لائسنس ایسا حق ہوتا ہے جو حکومت بعض تاجروں کو محدود سرگرمیوں میں کام کرنے کے لیے دیتی ہے۔ حاملِ اجازت نامہ کے لیے اس اجازت نامہ میں مال کے عوض یا اس کے بغیر تصرف کرنا جائز ہے الّا یہ کہ قانون اس تصرف سے واضح طور پر منع کرتا ہو۔

حق ایجاد اور حق طباعت و نشر کی خرید و فروخت

عرف و قانون کے مطابق یہ حق اسے حاصل ہوتا ہے جو کوئی نئی چیز ایجاد کرے یا کسی چیز کو کوئی نئی شکل دے۔ اس حق سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کے موجد کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسے بنائے اور اس کی تجارت کرے۔ بعض دفعہ موجد یہ حق کسی دوسرے کو بیچ دیتا ہے جس کے نتیجے میں خریدار موجد کی طرح اس چیز کو بنانا شروع کر دیتا ہے اور اس کی تجارت کرنے لگتا ہے۔

اسی طرح اگر کوئی کتاب لکھے تو مصنف کو ہی یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کتاب کو چھاپے اور بیچ کر اس سے نفع حاصل کرے۔ بعض دفعہ کوئی مصنف اپنی کتاب چھاپنے اور اس کی نشر و اشاعت کا حق کسی دوسرے کو بیچ دیتا ہے جس کے نتیجے میں خریدار کو اس کتاب کے چھاپنے اور اس کی نشر و اشاعت کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔

---

[6] فقه البيوع، ص: 280

[7] المعايير الشرعية

حق ایجاد و طبع کی خرید و فروخت

اگر تو حق ایجاد و طبع صرف حق ہی ہو۔ حکومتی رجسٹریشن وغیرہ کے اخراجات اس پر نہ ہوئے ہوں تو ما قبل میں ذکر کردہ "حق سبقت" پر قیاس کرتے ہوئے اس حق سے دستبرداری کا عوض لینا صحیح ہو گا اور اگر ایسے حق کی حکومتی رجسٹریشن ہو چکی ہو تو چونکہ رجسٹریشن پر مال، محنت اور وقت لگتا ہے۔ رجسٹریشن کے بعد ایسے حقوق کو قانونی حیثیت حاصل ہو جاتی ہے جس کی فائلیں ہوتی ہیں۔ پھر تاجروں کے ہاں ایسے حقوق ایک قیمتی مال بن جاتے ہیں، اس لئے ان کو بیچنا بھی جائز ہو گا اور کسی دوسرے کو اس حق میں موجد اور مؤلف کی اجازت کے بغیر تصرف کا حق حاصل نہیں ہو گا۔ تصرف کا مطلب یہ ہے کہ کسی کو برائے تجارت اور نفع اندوزی کے اس طرح کی چیز کی ایجاد کی اجازت نہیں ہو گی۔ البتہ اگر کوئی اپنے ذاتی استعمال کے لئے یا کسی کو بغیر عوض کے ہبہ کرنے کے لئے کسی کتاب کی کاپی کرتا ہے تو اسے منع نہیں کرنا چاہئے۔[8]

مؤلف کی اجازت کے بغیر پی ڈی ایف فائل کو پھیلانا

چونکہ کسی تالیف کے حقوق مؤلف کے لئے محفوظ ہوتے ہیں اور ان حقوق میں دراندازی ناجائز ہے۔ لہذا مؤلف کی اجازت کے بغیر کسی بھی کتاب کی پی ڈی ایف فائل بنا کر اسے پھیلانا پسندیدہ طرز عمل نہیں ہے۔ آج کل بہت سے لوگ نئی طبع شدہ کتابوں کی پی ڈی ایف فائل بنا کر وسیع پیمانے پر اسے پھیلا دیتے ہیں جس کی وجہ سے بعض دفعہ مؤلف کو شدید مالی ضرر کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پی ڈی ایف فائل کے پھیلاؤ کی وجہ سے کتاب کی خرید و فروخت شدید متاثر ہوتی ہے۔ یوں مؤلف کا کتاب کی طباعت پر لگایا گیا سرمایہ بھی وصول نہیں ہو پاتا۔

اختیارات کی خرید و فروخت

عالمی اسٹاک ایکسچینج میں آج کل اختیارات جنہیں عربی میں "اختیارات" کہتے ہیں، کی خرید و فروخت عام ہے۔ آپشنز کی خرید و فروخت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی آدمی ایک مقررہ مدت میں طے شدہ ریٹ پر کسی چیز کی خرید و فروخت کی

[8] فقه البيوع، ص: 285-281

ذمہ داری لے۔ مثلاً کسی کو آنے والے دنوں میں گندم خریدنے کی ضرورت ہے۔ اسے ڈر ہے کہ آئندہ دنوں میں خریداری کے وقت مارکیٹ میں گندم کا ریٹ بڑھ جائے گا تو ایک آدمی اس کے پاس آ کر کہتا ہے: میں آج کے طے کردہ ریٹ پر تمہیں گندم کی مطلوبہ مقدار بیچنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ آپس کی طے کردہ مدت میں تمہیں مجھ سے اس گندم کی خریداری کا اختیار ہو گا۔ اس ذمہ داری کو اٹھانے کی وہ اجرت لیتا ہے۔ اس اجرت کو "آپشن کا ریٹ" کہا جاتا ہے۔

اس کے برعکس دوسری صورت ملاحظہ ہو۔ بعض دفعہ آنے والے دنوں میں کسی کو کوئی چیز بیچنے کی ضرورت پڑتی ہے۔ اسے ڈر ہوتا ہے کہ آنے والے دنوں میں اس کا ریٹ کم ہو جائے گا تو ایک آدمی اس کے پاس آ کر کہتا ہے: میں آج کے طے کردہ ریٹ پہ تمہاری مقرر کردہ تاریخ میں تم سے گندم کی مطلوبہ مقدار خریدنے کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ آپس کی طے کردہ مدت میں تمہیں مجھے اس چیز کے بیچنے کا اختیار ہو گا۔ اس ذمہ داری کو اٹھانے کی وہ اجرت لیتا ہے۔

اختیارات کی خرید و فروخت

اختیارات آج کل کمپنیوں کے شیئرز، کرنسیوں اور دو مختلف ملکوں کے سامان کی خرید و فروخت میں عام ہیں۔ اختیارات کی خرید و فروخت باطل ہے۔ اس لئے کہ اس میں بیچنے والا خریدار کو نہ تو مال دیتا ہے اور نہ ہی کوئی مالی حق۔ اس طرح کے معاملات خرید و فروخت کے بجائے جوا بازی کہلانے کے زیادہ لائق ہیں۔ ان معاملات میں اختیار کو بیچنے والا اور ذمہ داری قبول کرنے والا عام طور پر جس چیز کی ذمہ داری لے رہا ہوتا ہے اس کا مالک بھی نہیں ہوتا۔ بس مستقبل کے اندازوں اور تخمینوں کے بل بوتے پر وہ اس طرح کی ذمہ داری لیتا ہے۔[9]

اختیارات کے بارے میں ایوفی کے شرعی معیار میں ہے:

/ ١٠ لا يجوز الاعتياض ببيع أو غيره عن الاختيارات.[10]

ترجمہ: بیع کے ذریعے یا کسی اور ذریعے سے خیارات [options] کا عوض لینا جائز نہیں ہے۔

---

[9] فقه البيوع، ص: 288-287

[10] المعايير الشرعية

ترجیحی حصص (Prefrence Shares) سے دستبرداری کا عوض لینا

کسی بھی کمپنی کو ترجیحی حصص کے اجراء کی تب ضرورت پڑتی ہے جب کہ کسی خاص بڑی پارٹی مثلا انشورنس کمپنی وغیرہ سے سرمایہ لینا ہو۔ اب وہ پارٹی اس پر آمادہ نہیں کہ عام شیئر ہولڈر کی حیثیت سے رقم لگائے اس لئے کہ اس میں نفع طے شدہ نہیں۔ وہ پارٹی اس پر بھی آمادہ نہیں ہوتی کہ محض قرض دہندہ کی طرح سود پر قرض دے، اس لئے کہ محض قرض دہندہ کی حیثیت میں وہ کمپنی کی پالیسی پر اثر انداز نہیں ہو سکے گی۔ ایسی پارٹی سے سرمایہ لینے کے لئے اس کو ترجیحی حصص دیئے جاتے ہیں تا کہ اس کو مقررہ نفع بھی ملے اور وہ کمپنی میں حصہ دار بھی ہو۔ چنانچہ یہ پارٹی ایک اعتبار سے قرض دہندہ اور ایک اعتبار سے شیئر ہولڈر ہوتی ہے۔

عام حصص اور ترجیحی حصص میں چند فرق ہیں:

ترجیحی حصص کے حامل کو نفع تقسیم کرنے یا حق رائے دہی میں عام حصص کے حامل سے مقدم رکھا جاتا ہے۔ ترجیحی حصص کا نفع اس کے لگائے ہوئے سرمائے کی خاص شرح کے مطابق مقرر ہوتا ہے۔ مثلا ترجیحی حصص کے حاملین کے لگائے گئے سرمائے کا دس فیصد نفع پہلے ان میں تقسیم ہو گا پھر اس کے بعد اگر کچھ بچے تو عام حصص کے حاملین کو ملتا ہے ورنہ وہ نفع سے محروم رہتے ہیں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی سال کمپنی کو نفع نہیں ہوا تو ایسی صورت میں بھی ترجیحی حصص کا نفع محفوظ رہتا ہے، آئندہ سال جب نفع ہو گا تو پہلے ان کو دیا جائے اس کے بعد نفع بچا تو عام حصص والے کو ملے گا۔

بعض اوقات ترجیح کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ترجیحی حصص کے نفع کی شرح عام حصص سے زیادہ رکھی جاتی ہے۔ کبھی ترجیح اس طرح ہوتی ہے کہ کمپنی کے سالانہ اجلاس میں ترجیحی حصص والوں کو ووٹ کا حق ہوتا ہے۔ عام حصص والے کو ووٹ کا حق نہیں ہوتا۔ کبھی ترجیحی حصص والے کو زیادہ ووٹ کا حق ہوتا ہے اور عام حصص کو کم ووٹ کا۔ مثلا یہ کہ ترجیحی حصص والے کو دو ووٹ کا اور عام حصص والے کو ایک ووٹ کا حق ہو گا۔[11]

---

[11] عثمانی، مفتی محمد تقی، اسلام اور جدید معیشت و تجارت، مکتبہ معارف القرآن، کراچی، ط:2006ء، ص:59

کیا ترجیحی حصص میں حق ترجیح سے دستبرداری کا عوض لینا صحیح ہے؟

ترجیحی حصص میں حق ترجیح کو نہ بیچنا جائز ہے اور نہ ہی اس حق سے دستبرداری کا عوض لینا صحیح ہے۔ ایوفی کے شرعی معیار میں ہے:

۱۳/۲ حق الأولوية في الاكتتاب قابل للتنازل عنه للغير بدون عوض، مع مراعاة ما تقرره القوانين أو نظم الجمعيات العمومية للشركات[12].

ترجمہ: مروجہ قوانین اور کمپنیوں کی جنرل اسمبلیوں کے مقررہ ضابطوں کی رعایت کے ساتھ حصص لینے کے ترجیحی حق سے کسی عوض کے بغیر دوسرے شخص کے حق میں دستبرداری اختیار کی جاسکتی ہے۔

سوشل میڈیا اور گیموں کے اکاؤنٹس کی فروختگی

آج کل سوشل میڈیا کے مختلف اکاؤنٹس بیچے جاتے ہیں۔ ان اکاؤنٹس میں فیس بک، یوٹیوب، انسٹاگرام کے اکاؤنٹس شامل ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ ان اکاؤنٹس ہولڈر کے سبسکرائبرز، فالورز اور لائیکس کی تعداد جب ایک مخصوص حد تک پہنچ جاتی ہے تو دوسرے لوگوں کی مختلف وجوہ سے ان اکاؤنٹس کی خریداری میں دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی طرح مختلف گیموں کے اکاؤنٹس میں لیول یا کوائن جب زیادہ ہو جاتے ہیں تو یہ بھی خریداروں کی دلچسپی کا ذریعہ ہوتا ہے۔ آج کل "پب جی" جو کہ ایک مشہور گیم ہے اس کے اکاؤنٹ کی فروختگی کا رجحان عام ہے۔ ان اکاؤنٹس کے لین دین میں بائع خریدار کو اپنی آئی ڈی اور اس کا پاسورڈ دے کر اسے اپنے اکاؤنٹ کے استعمال کا حق بیچتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ان اکاؤنٹس کی خرید و فروخت جائز ہے؟

---

[12] المعايير الشرعية

مختلف فتاویٰ جات میں ان اکاؤنٹس کی فروختگی کو ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ ان فتاویٰ جات میں عدم جواز کی دو وجہیں ذکر کی گئی ہیں۔ ایک تو ان اکاؤنٹس کا صرف حق ہونا اور دوسری وجہ ان گیموں سے پیدا ہونے والی اخلاقی اور جسمانی خرابیاں ہیں۔[13]

راقم کے خیال میں اگر کسی گیم میں کوئی اخلاقی اور جسمانی خرابی نہ ہو اور وہ گیم جائز ذہنی اور جسمانی تفریح کا ذریعہ ہو تو اس کی آئی ڈی کی فروختگی ممنوع نہیں ہونی چاہئے۔

کسٹم کلیئرنگ لائسنس کی خرید و فروخت

کسٹم کلیئرنگ لائسنس کیا ہے؟

کسی سامان کے ملک سے باہر جانے کے لئے یا ملک کے اندر آنے کے لئے اس کا کسٹم سے کلیئر کرانا ضروری ہوتا ہے۔ اس کلیئرنگ کی مختلف کسٹم ڈیوٹیاں ہوتی ہیں جو ادا کرنی ہوتی ہیں۔ کسٹم سے سامان کی کلیئرنگ وہی لوگ کروا سکتے ہیں جن کے پاس کسٹم کا جاری کردہ اجازت نامہ ہو۔ اس اجازت نامے کو "کسٹم کلیئرنگ لائسنس" کہتے ہیں۔ لائسنس ہولڈر کو "کسٹم کلیئرنگ ایجنٹ" کہتے ہیں۔ درآمدات اور برآمدات میں سامان کی وصولی اور حوالگی سے متعلقہ سارے کام اس ایجنٹ کی ذمے ہوتے ہیں۔ اس لائسنس کے اجراء کے لئے امیدواروں سے مخصوص امتحان لیا جاتا تھا۔ اس لائسنس کے حصول کے لئے گریجویشن شرط قرار دی گئی ہے۔ آج کل مستقل طور پر تو اس لائسنس کا اجراء نہیں ہو رہا، البتہ عارضی طور پر مختصر سی مدت مثلاً چھ ماہ کے لئے اس کا اجراء ہوتا ہے۔ مقررہ مدت کے اختتام پر اس لائسنس کی تجدید کرانی ہوتی ہے۔ اس وقت پورے ملک میں تیرہ چودہ ہزار افراد کے لئے اس لائسنس کا اجراء ہو چکا ہے۔ قانونی طور پر اس لائسنس کی خرید و فروخت ممنوع ہے، تاہم لوگ اس کی خرید و فروخت کرتے ہیں۔ ہماری معلومات کے مطابق آج کل اس کی خرید و فروخت چودہ پندرہ لاکھ میں ہو رہی ہے۔ لائسنس ہولڈر بعض اوقات اس

---

[13] دیکھیں فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، فتویٰ نمبر: 601727 دیکھیں فتاویٰ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن، فتویٰ نمبر: 144407102365

کو اجارے پر بھی دیتا ہے جس کی وہ مقررہ اجرت لیتا ہے۔ اگر اس لائسنس کو کوئی ٹرانسفر کرنا چاہے تو اس کا قانونی طریقہ یہ ہے کہ کچھ عرصے مثلاً چھ ماہ کے لئے لائسنس ہولڈر دوسرے کو اپنا پارٹنر بنالے۔ اس مدت کے گزرنے کے بعد خود اس لائسنس سے دستبردار ہو جائے۔[14]

کسٹم کلیئرنگ لائسنس کی شرعی حیثیت

یہ لائسنس چونکہ ایک حق مجرد ہے جس کی حیثیت یہ ہے کہ لائسنس ہولڈر کو اس لائسنس کے ذریعے باہر سے آنے والے سامان یا باہر بھیجے جانے والے سامان کی کسٹم سے کلیئرنگ کا حق حاصل ہو جاتا ہے۔ شرعی طور پر اس لائسنس کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے:

لا يجوز الاعتياض عن الحقوق المجردة.[15]

ترجمہ: حقوق مجردہ کا عوض لینا جائز نہیں ہے۔

نشریاتی حقوق (Broadcasting Rights) کی خرید و فروخت

آج کل مختلف کھیلوں، فلموں اور ڈراموں کے نشریاتی حقوق ٹی وی چینلز اور ڈیجیٹل میڈیا پلیٹ فارمز کو بیچے جاتے ہیں۔ مشہور کھیل جیسے فٹبال اور کرکٹ کے مخصوص ٹورنامنٹس کے نشریاتی حقوق بھاری رقموں کے عوض فروخت ہوتے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 2008ء سے 2017ء تک انڈین پریمیئر لیگ (IPL) نے اپنے نشریاتی حقوق سونی (SONY) ٹی وی چینل کو 82 بلین روپے کے بدلے فروخت کئے۔[16] بتایا جاتا ہے کہ 2018ء سے لیکر 2022ء تک آئی پی ایل کے صرف ڈیجیٹل رائٹس انڈیا کے ایک مشہور بزنس مین نے تئیس ہزار کروڑ میں خریدے۔ جبکہ اسی ٹورنامنٹ کے ٹی وی رائٹس "اسٹار اسپورٹس" نے 164 بلین روپے میں خریدے۔[17] اسی

---

[14] https://www.fbr.gov.pk/customs-basics/51149/131168

[15] ابن عابدين، محمد أمين بن عمر، رد المحتار على الدر المختار، دارالكتب علمية، بيروت، ط: 1992ء، ص: 518/4

[16] https://thesportstak.com/cricket-news/ipl-broadcasting-rights-from-sony-to-star-sports-three-shifts-in-16-years-skyrocket-value-from-rs-8200-cr-to-rs-48000-cr

[17] ایضا

طرح پاکستان سپر لیگ (PSL) کے حالیہ سیزن کے ٹی وی رائٹس چھ ارب تیس کروڑ میں جبکہ ڈیجیٹل رائٹس ایک ارب نوّے کروڑ میں فروخت ہوئے۔[18]

نشریاتی حقوق کی خریداری کا مطلب یہ ہے کہ اب اس ٹورنامنٹ کے میچز کو صرف وہی چینل نشر کر سکتا ہے جس نے ان کو خریدا ہے۔ بھاری ادائیگیوں کے عوض نشریاتی حقوق خریدنے والے یہ چینلز آگے ان میچز کے دوران لاکھوں روپے میں چند سیکنڈ کا اشتہار چلا کر خرچ کی ہوئی رقم سے کئی گنا زیادہ آمدن کماتے ہیں۔

اسی طرح فٹبال ایک ایسا کھیل ہے جو پوری دنیا میں سب سے زیادہ دیکھا جاتا ہے۔ اس کھیل کی عالمی تنظیم "فیفا" (FIFA) کے نام سے ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق فٹبال کی عالمی تنظیم "فیفا" کو سب سے زیادہ آمدنی اپنے نشریاتی حقوق بیچ کر حاصل ہوتی ہے۔ 2018ء تا 2022ء کے دورانیے میں "فیفا" نے اپنے نشریاتی حقوق بیچ کر 6.4 بلین ڈالر کمائے جو کہ اس کی مجموعی آمدن کا ستّر فیصد ہے۔ "فیفا" کے ورلڈ کپ کے میچز 140 ممالک میں دکھائے جاتے ہیں۔ ان ممالک کے ٹی وی چینلز "فیفا" کو بھاری رقم دے کر ورلڈ کپ کے میچز کے نشریاتی حقوق خریدتے ہیں اور اپنے اپنے ممالک میں یہ میچز دکھاتے ہیں۔

کھیلوں کی طرح فلموں اور ڈراموں کے حقوق بھی ٹی وی چینلز اور ڈیجیٹل میڈیا کو بیچے جاتے ہیں۔ پروڈیوسر فلموں کی تشہیر ڈسٹری بیوٹر کے حوالے کر دیتا ہے، پھر ڈسٹری بیوٹر آگے فلموں کے نشریاتی حقوق فروخت کرتا ہے۔

نشریاتی حقوق کی خرید و فروخت

شریعت نے ہر ایسے کھیل کی اجازت دی ہے جس میں ذہنی و جسمانی ورزش اور تفریح ہو، خلاف شریعت اس میں کوئی سرگرمی نہ ہو، فرائض کی ادائیگی میں اس کی وجہ سے کوتاہی نہ ہو۔ پھر ہر وہ کھیل جو شرعی طور پر جائز ہو، شرعی پابندیوں کے ساتھ اس کی تشہیر اور نشریاتی حقوق کی خرید و فروخت بھی جائز ہونی چاہئے۔

فلموں اور ڈراموں کی انڈسٹری متعدد شرعی قباحتوں کی وجہ سے بذات خود چونکہ ناجائز ہے تو اس کی تشہیر اور نشریاتی حقوق کی خرید و فروخت بھی شرعی طور پر ناجائز ہے۔

---

[18] https://www.sportcal.com/media/pcb-announces-major-growth-in-rights-values-for-psl-2024-and-2025/

کاربن کریڈٹس کی خرید و فروخت

فضائی آلودگی اور کاربن

فضا میں موجود مختلف مضر صحت گیس فضائی آلودگی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ یہ گیس ٹرانسپورٹ سے، جنگلات کے ختم ہونے سے، ایندھن جلانے سے اور مختلف صنعتوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ فضا میں ایک مخصوص مقدار سے زیادہ کاربن کا وجود انسانی صحت کے لئے نقصان دہ اور حرارت بڑھنے کا ذریعہ ہے۔ فضائی آلودگی موسمیاتی تبدیلی کا ایک بڑا ذریعہ ہے۔ موسمیاتی تبدیلی اس وقت دنیا بھر میں ایک بڑا چیلنج بنا ہوا ہے۔[19]

فضائی آلودگی کم کرنے کا بل

1977ء میں امریکہ میں "Clean Air Act" کے نام سے ایک بل پاس ہوا جس میں تمام صنعتوں کو پابند کیا گیا کہ وہ کاربن کی ایک مخصوص مقدار کا فضا میں اخراج کر سکتی ہیں۔ اس مخصوص مقدار سے زیادہ کاربن کا اخراج کرنے والی صنعتوں کو کہا گیا کہ وہ فضا سے کاربن کی مقدار کم کرنے کے منصوبوں میں اپنا حصہ ڈالیں۔ چنانچہ مقررہ مقدار سے کم کاربن کا اخراج کرنے والی صنعتیں دوسری صنعتوں کو اپنا حق اخراج فروخت کرنے لگیں۔[20]

---

[19] National Institute of Enviromental Health Sciences, Air Pollution and Your Health, Last reviewed: 06 Aug 2024, For Details visit: https://www.niehs.nih.gov/health/topics/agents/air-pollution

[20] United State Enviromental Protection Agency, Evolution of the Clean Air Act, Last updated on November 21, 2023, For Details visit: https://www.epa.gov/clean-air-act-overview/evolution-clean-air-act#:~:text=Major%20amendments%20were%20added%20to,non%2Dattainment%20areas%20for%20NAAQS.

"Net Zero Emissions" کیا ہے؟

اس وقت دنیا بھر میں مختلف تنظیموں، صنعتوں اور ملکوں کی کوشش ہے کہ وہ "نیٹ زیرو ایمشنز" کی پوزیشن حاصل کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو صنعت فضا میں جتنے کاربن کا اخراج کر رہی ہے دوسری طرف وہ اتنے ہی کاربن کو فضا سے ختم بھی کر رہی ہو۔[21]

2023ء میں ایپل (Apple) نے اپنی کچھ مصنوعات کے بارے میں دعویٰ کیا کہ وہ اپنی ان مصنوعات میں کاربن کے اخراج میں "نیٹ زیرو ایمشنز" کی پوزیشن پر تھی، یعنی ان مصنوعات کے بنانے میں جتنے کاربن کا اخراج ہوا، اتنا کاربن کمپنی نے فضا سے ختم بھی کیا۔[22] دنیا کی کچھ بڑی کمپنیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ 2050ء تک "نیٹ زیرو ایمشنز" کی پوزیشن حاصل کر لیں گی۔[23]

"Cap And Trade" کیا ہے؟

کیپ اینڈ ٹریڈ کا مطلب یہ ہے کہ ایک صنعت مخصوص مقدار میں ہی کاربن کا اخراج کر سکتی ہے۔ اس مقدار سے زیادہ اگر وہ کاربن کا اخراج کرے گی تو اسے پابند کیا جائے گا کہ وہ اتنی مقدار میں کاربن خریدے بھی۔ کاربن خریدنے کا مطلب ہے: فضا سے کاربن کو ختم کرنے کے منصوبوں میں حصہ لینا۔ ان منصوبوں پہ آگے ہم روشنی ڈالیں گے۔[24]

---

[21] United Nations, Climate Action https://www.un.org/en/climatechange/net-zero-coalition

[22] Apple Newsroom, Apple unveils its first carbon neutral products, PRESS RELEASE September 12, 2023, For Details visit: https://www.apple.com/newsroom/2023/09/apple-unveils-its-first-carbon-neutral-products/

[23] United Nations, Climate Action https://www.un.org/en/climatechange/net-zero-coalition

[24] Britannica, T. Editors of Encyclopaedia (2019, August 16). emissions trading. Encyclopedia Britannica. https://www.britannica.com/technology/emissions-trading

کاربن مارکیٹیں

کاربن کی خرید و فروخت دنیا میں نوّے کی دہائی میں شروع ہوئی۔ امریکہ، چائنا اور یورپی یونین نے کاربن مارکیٹیں قائم کیں، جہاں بڑی مقدار میں کاربن کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔ اسٹاک ایکسچینج کی طرح کاربن مارکیٹ میں بھی قیمتوں کا اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے۔ دنیا بھر میں کاربن کی خرید و فروخت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ 2021ء میں کاربن کی 850 بلین ڈالر کی خرید و فروخت ہوئی جبکہ 2023ء میں 950 بلین ڈالر کی کاربن فروخت ہوئی۔ اس وقت ایک کاربن کریڈٹ کی قیمت تقریباً پچاس ڈالر ہے۔ انڈیا میں اگرچہ اب تک صنعتوں کو کاربن کے اخراج سے متعلق قوانین کا پابند نہیں بنایا گیا لیکن اس کے باوجود صنعتکار مارکیٹ میں اپنی ساکھ کو بہتر بنانے کے لئے کاربن کریڈٹس خریدتے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ 2010ء سے 2022ء تک ان بارہ سالوں میں پوری دنیا میں فضا سے کاربن کو ختم کرنے میں سترہ فیصد انڈیا کا حصہ تھا جبکہ 2021ء میں پاکستان نے 0.9 فیصد کاربن ختم کی۔ حال ہی میں پاکستان نے کاربن کریڈٹس کے لین دین پر تیس فیصد ٹیکس عائد کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگلے چند سالوں میں انڈیا بھی اپنی ایک کاربن ٹریڈنگ مارکیٹ قائم کرلے گا۔[25]

کاربن کریڈٹ کا حصول کیسے ہوتا ہے؟

فضا سے ایک ٹن کاربن ختم کرنے والے کو ایک کاربن کریڈٹ ملتا ہے۔ کاربن کریڈٹ حاصل کرنے یا فضا سے کاربن کو ختم کرنے کے متعدد طریقے ہیں:

1. نئے جنگلات لگانا یا پرانے جنگلات کو سدھارنا۔ کہا جاتا ہے کہ چالیس کے لگ بھگ درختوں سے سالانہ ایک کاربن کریڈٹ حاصل ہوتا ہے۔

---

[25] Carbon Credits, The Ultimate Guide to Understanding Carbon Credits
https://carboncredits.com/the-ultimate-guide-to-understanding-carbon-credits/

2. قابل تجدید توانائی (Renewable Energy) کی پیداوار بھی کاربن کریڈٹس کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ قابل تجدید توانائی سے مراد سولر وغیرہ کی تنصیب ہے۔ یہ ایک صاف توانائی ہے جس میں فضائی آلودگی کا ذریعہ بننے والیں گیسز کا اخراج نہیں ہوتا جبکہ کوئلہ اور آئل سے بجلی بنانے کی صورت میں کاربن کا اخراج ہوتا ہے۔
3. کچرے اور غلاظتیں کاربن سے زیادہ مضر اور فضائی آلودگی کا ذریعہ بننے والی گیس پیدا کرتی ہیں۔ یہ گیس "Methane" کہلاتی ہے۔ کچرے وغیرہ کو جلا کر بھی کاربن کریڈٹس حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ کچرے اور غلاظتوں کو جلانے سے فضا میں کاربن کا اخراج ہو گا۔ کاربن اور میتھین گیس کے درمیان کم و بیش آلودگی کے فرق کے لحاظ سے کچرا جلانے والے کو کاربن کریڈٹس ملتے ہیں۔[26]

کاربن کریڈٹس کے حصول کے یہ تین طریقے اگرچہ فضائی آلودگی کم کرنے کا ذریعہ ہیں لیکن فضائی آلودگی کو کم کرنے کا صحیح راستہ یہ ہے کہ صنعتیں کم از کم کاربن کا اخراج کریں۔

کاربن کریڈٹس کی خرید و فروخت

جیسا کہ اوپر گزرا کہ کاربن کریڈٹ کی خریداری کا مطلب یہ ہے کہ فضا سے کاربن کو ختم کرنے کے منصوبوں میں حصہ ڈالا جائے، اوپر یہ بھی گزرا کہ فضائی آلودگی سے بچنے کے لئے صنعتوں کو پابند کیا گیا کہ وہ ایک مخصوص مقدار تک ہی کاربن کا اخراج کر سکتی ہیں۔ اب اگر کسی صنعت کو مقررہ حد سے زیادہ کاربن کا اخراج کرنا پڑ رہا ہو تو وہ اس صنعت سے کاربن کے اخراج کا حق خرید لیتی ہے جو اپنی مقررہ حد سے کم کاربن کا اخراج کر رہی ہو۔

کاربن کے اخراج کے حق کی خرید و فروخت جائز ہے۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ قانون اس کی خرید و فروخت کی اجازت دیتا ہے اور دوسرا عرف میں بھی اسے مال سمجھا جاتا ہے۔

---

[26] Selin, N. Eckley (2024, July 31). carbon offset. Encyclopedia Britannica. https://www.britannica.com/technology/carbon-offset

خلاصۂ بحث:

- پاکستان میں پگڑی کا لین دین غیر قانونی ہے۔ لہذا اس کے لین دین سے اجتناب کرنا چاہئے۔
- ٹریڈ مارک کو بیچنا جائز ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس کے پیچھے سرکاری رجسٹریشن، جو کہ کافی محنت طلب ہوتی ہے، اسے ایک ایسا حق بنا دیتی ہے جو کسی مادی چیز سے وابستہ ہو۔ یہی حکم فرنچائز کی خرید و فروخت کا بھی ہے جو کہ ٹریڈ مارک کی خرید و فروخت کی یہ ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔
- ٹریڈ لائسنس کی خرید و فروخت بھی ٹریڈ مارک کی طرح صحیح ہونی چاہئے۔ کیونکہ اس کے حصول میں محنت، وقت اور مال صرف ہوتا ہے۔ اس کی ایک قانونی حیثیت بھی ہے۔ البتہ حکومت کی طرف اسے فروخت کرنے کی اجازت کا ہونا ضروری ہے۔
- حق ایجاد و طبع میں دو صورتیں ہیں۔ اگر تو یہ صرف حق ہی ہو۔ حکومتی رجسٹریشن وغیرہ کے اخراجات اس پر نہ ہوئے ہوں تو "حق سبقت" پر قیاس کرتے ہوئے اس حق سے دستبرداری کا عوض لینا صحیح ہو گا اور اگر ایسے حق کی حکومتی رجسٹریشن ہو چکی ہو تو پھر یہ حقوق ایک قیمتی مال بن جاتے ہیں، اس لئے ان کو بیچنا بھی جائز ہو گا اور کسی دوسرے کو اس حق میں موجد اور مؤلف کی اجازت کے بغیر تصرف کا حق حاصل نہیں ہو گا۔
- اختیارات آج کل کمپنیوں کے شیئرز، کرنسیوں اور دو مختلف ملکوں کے سامان کی خرید و فروخت میں عام ہیں۔ اختیارات کی خرید و فروخت باطل ہے۔ اس لئے کہ اس میں بیچنے والا خریدار کو نہ تو مال دیتا ہے اور نہ ہی کوئی مالی حق۔
- ترجیحی حصص میں حق ترجیح کو نہ بیچنا جائز ہے اور نہ ہی اس حق سے دستبرداری کا عوض لینا صحیح ہے۔

- اگر کسی گیم میں کوئی اخلاقی اور جسمانی خرابی نہ ہو اور وہ گیم جائز ذہنی اور جسمانی تفریح کا ذریعہ ہو تو اس کی آئی ڈی کی فروختگی ممنوع نہیں ہونی چاہئے۔
- کسٹم کلیئرنگ لائسنس ایک حق مجرد ہے شرعی طور پر اس لائسنس کی خرید و فروخت جائز نہیں ہے۔
- ایسی چیزوں کے نشریاتی حقوق جو کہ خلاف شرع نہ ہو اس کی تشہیر اور نشریاتی حقوق کی خرید و فروخت بھی جائز ہونی چاہئے۔
- کاربن کریڈٹس کی خرید و فروخت جائز ہے۔ ایک وجہ تو یہ ہے کہ قانون اس کی خرید و فروخت کی اجازت دیتا ہے اور دوسرا عرف میں بھی اسے مال سمجھا جاتا ہے۔